حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنے فضل نازل ہو رہے ہیں ہم پر کہ عقل حیران رہ جاتی ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ ۸؍اگست ۱۹۸۰ء بمقام مسجد فضل۔ لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے پہلے تو اس سال مارچ کے اواخر میں اپنی اچانک شروع ہونے والی بیماری کی نوعیت، علاج کی تفاصیل اور ڈاکٹروں کی رائے میں بیماری سے ۹۰ فیصد افاقہ اور صحت کی موجودہ کیفیت کا ذکر کیا اور بتایا کہ بیماری کے بقیہ دس فیصد اثرات کے ختم ہونے کے لئے حضور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اب بھی ایک دوا استعمال کر رہے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ جب سے بیرونی ممالک کے حالیہ دورہ کا پروگرام شروع ہوا ہے نہ معلوم کتنے ہزار خطوط ہیں جو میں نے نہیں پڑھے اور جن کے جواب جانے ہیں اس لئے میں نے یورپی ممالک کے دورہ کے بعد لندن میں کچھ عرصہ قیام کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس دوران میں جماعت انگلستان کو زیادہ وقت نہیں دے سکوں گا۔ بلکہ سوائے دو دنوں کے (ایک عید کا دن اور ایک وہ دن جس میں مجھے پریس کانفرنس سے خطاب کرنا ہے) میں ڈاک دیکھوں گا اور اسے ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔ پریس کانفرنس جمعرات کے روز ہے اس سے قبل بدھ کے روز شاید میں اہم ملاقاتوں کے لئے وقت دے سکوں۔ افریقہ اور امریکہ کے دورہ سے فارغ ہونے کے بعد مجھے ۲۳ یا ۲۴ ستمبر کو لندن واپس پہنچنا ہے انشاء اللہ اس وقت ملیں گے اور باتیں کریں گے۔

فی الوقت دعاؤں میں وقت گزاریں اور خاص طور پر یہ دعا بھی کریں کہ انسان خود اپنی ہلاکت کے جو سامان کر رہا ہے اس سے بچنے کی راہیں خدا اسے سکھائے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ افریقہ سے واپس آ کر میں انشاء اللہ تین دن لندن میں ٹھہرونگا اور امریکہ سے واپس آ کر پندرہ بیس روز یہاں ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ اس وقت میں آپ کا مہمان نہیں ہوں گا بلکہ آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر کے مہمان ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ لنگر میں جو بے انداز برکت ڈالی ہے اس کے ایک درخشندہ ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے ہر سال جلسہ سالانہ پر اس لنگر سے مستفیض ہونے والے مہمانوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ گزشتہ سال جلسہ سالانہ پر ربوہ کی آبادی سمیت مہمانوں کی تعداد ہمارے اندازہ کے مطابق ایک لاکھ پچاس ہزار تھی۔ اتنے لوگوں کو وقت پر کھانا کھلا دینا خود اپنی ذات میں ایک معجزہ ہے۔ لندن کی ایک بوڑھی عورت جلسہ پر ربوہ آئی جب اس نے لنگر خانہ دیکھا اور مہمانوں کو وقت پر کھانا مہیا کئے جانے کے انتظامات کا مشاہدہ کیا تو وہ بہت حیران ہوئی اور کہنے لگی کہ اگر میں واپس جا کر یہ بتاؤں کہ کس طرح تھوڑے سے وقت میں اتنے بڑے اجتماع کو تازہ پکایا ہوا کھانا مہیا کیا جاتا ہے تو میرے رشتہ دار یقین نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ وہاں سے پاگل ہو کر آئی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں میں سے ایک فضل کا ذکر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنے فضل نازل ہو رہے ہیں ہم پر کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ فضل کر کر کے دراصل یہ کہہ رہا ہے کہ تم میرے شکر گزار بنو ناشکرے نہ بنو۔ ہم پر واجب ہے کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں کبھی سست نہ ہوں اور ہمیشہ اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔

اس ضمن میں حضور نے غیر معمولی نوعیت کے اللہ تعالیٰ کے بعض نئے اور تازہ فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نمایاں فضلوں میں سے ایک فضل آپ (مراد جماعت احمدیہ انگلستان) سے تعلق رکھتا ہے۔ ۱۹۷۸ء میں لندن کانفرنس کے بعد مجھ سے کہا یہ گیا کہ صحافیوں کو یہ غلط بریفنگ کر دی گئی ہے کہ خلیفۃ المسیح کا ارادہ انگلستان میں تبلیغ اسلام کے پانچ نئے مراکز قائم

کرنے کا ہے مجھ سے درخواست یہ کی گئی کہ میں اس کی تائید کر دوں۔ میرے سامنے دو راستے تھے ایک یہ کہ میں اس منصوبہ کو اپنانے سے انکار کر دوں۔ دوسرا یہ کہ میں اس منصوبہ کو اپنا کر اعلان کر دوں کہ ہم انگلستان میں پانچ نئے مرکز قائم کریں گے۔ میں نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے منصوبہ کا اعلان کر دیا۔ دو سال نہیں گزرے کہ بریڈ فورڈ، ہڈرز فیلڈ، مانچسٹر، برمنگھم اور ساؤتھ ہال میں پانچ مراکز قائم کرنے کے لئے مکان اور ہال وغیرہ خرید لئے گئے ہیں جس کام کے کرنے کا سوچے سمجھے ارادہ اور پلان کے بغیر اعلان کیا گیا تھا خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس میں اتنی برکت ڈالی کہ وہ کام ہو گیا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت کا دوسرا بڑا نشان اوسلو میں دکھایا ہے۔ اوسلو میں ہماری کوئی مسجد اور مشن ہاؤس نہیں تھا۔ دو سال پہلے مجھے بتایا گیا تھا کہ ایک علاقہ کے میئر نے ہمیں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے زمین دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن اب وہ مکر گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ جب میں اوسلو آؤں تو مجھے ان سے ملوانا۔ چنانچہ دو سال قبل جب میں وہاں گیا۔ وہ میئر تو چھٹی پر تھے۔ البتہ پرانے شہر کے میئر سے ملاقات ہوئی۔ وہ زمین تو ہمیں نہ ملی لیکن دو سال بعد خدا تعالیٰ نے ہمیں شہر کے بہت اچھے علاقے میں ایک بہت بڑی عمارت خریدنے کی توفیق عطا کر دی۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی کافی رقم پاکستان میں بھی جمع ہو چکی ہے لیکن فارن ایکس چینج کی دقتوں کی وجہ سے وہاں سے رقم نہیں آسکتی۔ اس لئے اس عمارت کے خریدنے کا سارا بار بیرونی ملکوں کی جماعتوں کو اٹھانا پڑا ہے۔ ڈیڑھ ملین کرونے میں عمارت خریدی گئی ہے بہت بڑی اور بہت خوبصورت عمارت ہے میں اب پھر اسی میئر سے ملا تھا وہ کہنے لگے دوسرے مسلمانوں کے مطالبہ پر ہم نے ان کے لئے زمین تو مختص کر دی ہے لیکن ان کے پاس رقم نہیں ہے انہیں امید تھی کہ بعض مالدار ملک انہیں رقم دے دیں گے اب وہ رقم جمع کر رہے ہیں۔ پھر کہنے لگے آپ کو تو مسجد کے لئے بڑی اچھی جگہ شاندار عمارت مل گئی ہے۔ میں نے کہا ہم تو غریب جماعت ہیں ہمیں صرف ضرورت کے مطابق جگہ چاہیے تھی سو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دے دی۔ کہنے لگے کتنے میں خریدی

آپ نے یہ عمارت؟ میں نے کہا ڈیڑھ ملین (پندرہ لاکھ) کرونے میں۔ وہ فوراً بولے یہ بھی تو کوئی چھوٹی رقم نہیں بہت بڑی رقم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ایک اور بہت بڑے فضل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا

اس سے بھی بڑا نشان خدا تعالیٰ نے سپین میں دکھایا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب میں سپین گیا اور وہاں شاہی محل الحمرا اور دیگر اسلامی آثار دیکھے تو دل میں بہت درد پیدا ہوا کہ یہ سرزمین جہاں اسلام سات آٹھ سو سال غالب رہا اور جہاں سے علوم وفنون کے چشمے بہہ بہہ کر سارے یورپ کو سیراب کرتے رہے صدہا برس سے اللہ کے ذکر سے خالی چلی آرہی ہے وہاں طلیطلہ کے قریب ایک چھوٹی سی ٹوٹی پھوٹی غیر آباد مسجد تھی اس کے بارہ میں کوشش کی گئی کہ نمازیں پڑھنے کے لئے وہ مسجد ہمیں مل جائے خواہ عارضی طور پر ہی ملے۔ حکومت اس بات پر راضی بھی ہوگئی۔ لیکن وہاں کے لاٹ پادری نے شدید مخالفت کی اور وہ مسجد نہ مل سکی۔ بہر حال سپین ایسے ملک کو جہاں صدیوں اسلام غالب رہا خدائے واحد کے ذکر سے خالی دیکھ کر دل میں بہت درد پیدا ہوا اور میں وہاں اسلام کے دوبارہ غالب آنے کے لئے دعائیں کرتا رہا ایک رات کو میں اس درجہ دردمند ہوا کہ ساری رات سو نہ سکا اور رات بھر دعا کرتا رہا کہ اے خدا! تو رحم کر اور ایسے سامان کر کہ تیرا نور یہاں بھی چمکے صبح کے وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے بتایا گیا کہ جو تو مانگتا ہے وہ ملے گا تو ضرور لیکن ابھی وقت نہیں آیا۔ اس سے مجھے تسلّی ہوگئی کہ خدا تعالیٰ ضرور فضل کرے گا اور وہ وقت ضرور آئے گا کہ جب یہاں خدا تعالیٰ کا نور پھیلنے کے سامان ہوں گے۔ دس سال بعد ایسا انقلاب آیا وہاں کے لوگوں کے ذہنوں میں کہ کہاں تعصب کا یہ حال تھا کہ وہ ہمیں مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہ تھے اور کہا یہ حالت کہ انہوں نے قرطبہ کے قریب ہمیں مسجد کے لئے زمین خریدنے کی اجازت دے دی ہے چنانچہ وہاں تیرہ کنال سے زائد زمین خرید لی گئی ہے اور حکومت نے وہاں مسجد بنانے کی تحریری اجازت دے دی ہے (جیسا کہ اطلاع شائع ہو چکی ہے حضور ایدہ اللہ نے ۹؍اکتوبر ۱۹۸۰ء کو وہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھ بھی دیا ہے) حضور نے مسلم سپین کی عظمت رفتہ اور مسلمان بادشاہوں کی دینداری اور

لِلّٰہیّت کے متعدد واقعات بیان کرنے اور پھر بعد میں آنے والی نسلوں کی بد اعمالیوں کے نتیجہ میں سپین سے مسلمانوں کے اخراج کا ذکر کرنے کے بعد صد ہا برس پر پھیلے ہوئے طویل وقفہ کے بعد سپین میں پہلی مسجد کی تعمیر کے انتظامات کرنے کی توفیق عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

بعد ازاں حضور نے اشاعتِ اسلام کی مہم میں مزید تیزی پیدا کرنے والے بعض نئے منصوبوں کا ذکر کر کے ان کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا انگلستان کی جماعت نے احمدیت کے تعارف پر مشتمل انگریزی میں ایک فولڈر بہت بڑی تعداد میں شائع کر کے اسے تقسیم کیا ہے یہ ایک بہت مفید سلسلہ ہے اسے زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں ایک تجویز ڈالی ہے۔ انگلستان میں ہر سال کئی ملین ٹورسٹ آتا ہے۔ اسی طرح دوسرے ملکوں میں ملینز ٹورسٹ آتے ہیں وہ مختلف ممالک سے آتے ہیں اور مختلف زبانیں بولنے والے ہوتے ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ اس فولڈر کا ترجمہ دنیا کی ہر زبان میں کیا جائے گا اور وکالت تبشیر کا دفتر مناسب تعداد میں ہر زبان کے فولڈر ہر مشن کو بھجوائے گا اور ہر مشن اس ملک میں آنے والے سیاحوں کو خود ان کی زبان میں شائع شدہ فولڈر دے گا اور اس طرح ہر ملک میں مختلف زبانیں بولنے والوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا راستہ کھل جائے گا۔ ابتداءً ایک فولڈر شائع کیا جائے گا جس کا عنوان ہوگا

1.The Promised Mahdi and Messiah has come.

2. What is Ahmadiyyat.

اس تعلق میں حضور نے ایک اور منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس وقت تک یورپ میں ہم اسلام کی جو تبلیغ کرتے رہے ہیں اس میں ایک رکاوٹ ایسی ہے جو ابھی تک دور نہیں ہوسکی ہے وہ رکاوٹ یہ ہے کہ ہمارے اور یورپین قوموں کے درمیان ایک Barrier (دیوار) حائل ہے جو دونوں کو ایک دوسرے کے قریب نہیں آنے دیتی۔ اس۔ ''بیریئر'' کو ہم نے ابھی تک نہیں توڑا ہے۔ تبلیغ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہمارے قریب آئیں اور وہ قریب آنہیں سکتے جب تک درمیان میں حائل Barrier نہ ٹوٹے۔ اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے اس

Barrier کو توڑنے کا منصوبہ اِلقا کیا ہے۔ اس منصوبہ کا تعلق اس اسلامی ادارہ سے ہے جسے ’’عید گاہ‘‘ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

فرمایا:۔ اسلام میں ’’عید گاہ‘‘ جو شہر سے باہر کھلی جگہ بنائی جاتی ہے اپنی ذات میں ایک بہت بڑا انسٹی ٹیوشن یا ادارہ ہے جس سے تبلیغی اور تربیتی رنگ میں جماعتی طور پر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ دراصل مساجد کے مختلف دائرے ہیں۔ ایک محلہ کی مسجد ہوتی ہے اس کا دائرہ محلہ تک محدود ہوتا ہے ایک جامع مسجد ہوتی ہے جس میں جمعہ کی نماز بھی ادا کی جاتی ہے اس کا دائرہ شہر ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک عید گاہ ہوتی ہے اس کا دائرہ جمعہ کے دائرہ سے بھی بڑا ہوتا ہے اور اس میں شہر کے علاوہ اردگرد کے علاقہ کے لوگ بھی جمع ہوتے اور نماز عید ادا کرتے ہیں۔

میں نے سوچا ہر ملک میں شہر سے باہر فاصلہ پر جہاں زمین کی قیمت زیادہ نہ ہو۔ ہیکٹر ڈیڑھ ہیکٹر زمین خرید لی جائے۔ مثال کے طور پر لندن سے تیس میل باہر اتنی زمین خرید کر وہاں عید گاہ کی طرز پر ایک تو غیر مسقّف کھلی مسجد بنائی جائے جہاں نماز پڑھی جا سکے اس سے ہٹ کر ایک طرف ایک کمرہ ہو جو سٹور کا کام دے۔ ایک حسبِ ضرورت بڑا شیڈ ہو جو دھوپ اور بارش میں پناہ Shelter کا کام دے باقی زمین میں جنگل اُگانے کے علاوہ بچوں کے لئے پھلدار درخت لگا دیئے جائیں۔ اس عید گاہ اور اس سے ملحقہ زمین میں بچوں کو لے جا کر ان کی تربیتی اجتماعات منعقد کئے جائیں نیز تفریح کی غرض سے وہاں پکنک وغیرہ منائی جائے اور دوسروں کے بچوں کو بھی مدعو کیا جائے کہ وہ ہمارے بچوں کے ساتھ مل کر اس جگہ پکنک منائیں اس طرح ہمارے بچوں اور دوسرے بچوں میں اور خود بڑوں میں میل ملاپ بڑھے گا اور دونوں کے درمیان جو Barrier ہے جس کی وجہ سے یہاں کے لوگ ہم سے دور دور رہتے ہیں اور ہمارے قریب نہیں آتے ،ٹوٹنا شروع ہو جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسی جگہ کی تلاش کی جائے جو آبادیوں سے پرے دور ہٹ کر ہو اور سستی مل سکے اور رفتہ رفتہ اسے دینی اور جماعتی اغراض کے علاوہ پکنک سپاٹ Picnic Spot اور تبلیغی جگہ کے طور پر بھی ڈیویلپ Develop کیا جا سکے۔ سو یہ درمیان میں حائل رکاوٹ یا ’’بیریئر‘‘ کو توڑنے کا منصوبہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس

منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

آخر میں حضور نے دعائیں کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا

آپ یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے پوری صحت دے تا کہ میں حسب موقع کسی قدر غصہ کے ساتھ، شدت کے ساتھ، پیار کے ساتھ وہ باتیں کروں جو میں اپنے واپسی کے قیام میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔

(دورہ مغرب صفحہ نمبر ۲۶۴ تا ۲۷۱)